مولانا خلیل الرحمان قادری ۔ راولپنڈی

مسئلہ نزول عیسیٰ ابن مریمؑ

مرزا غلام احمد کی جھوٹی نبوت کا تدریجی ارتقا

نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی بابت ہم کو اُن احادیث صحیحہ سے معلوم ہوا ہے جو کہ تواتر کی حد تک پہنچی ہوئی ہیں اور جن کے راوی متفقہ طور پر ثقہ مانے گئے ہیں اور یہ احادیث متفق علیہ بھی ہیں۔ ان احادیث صحیحہ ہی کی بنا پہ مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی اپنے اسی عقیدے کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے۔

"دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشین گوئی کی تھی جو اس طرح وقوع میں آئی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح آسمان پر سے جب اترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی"

(رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان ماہ جون ۱۹۰۶ء)

"سو حضرت مسیح تو انجیل کو ناقص ہی چھوڑ کر آسمانوں پر جا بیٹھے" (براہین احمدیہ حصہ چہارم پہلی فصل حاشیہ درحاشیہ ۳ ص ۳۶۱/۴۴۰/۲۳۲۔)

"اور جب مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا" (براہین احمدیہ حصہ چہارم پہلی فصل حاشیہ درحاشیہ ۳ ص ۳۲۹/۴۹۹/۳۱۳)

ان بیانات سے معلوم ہوا کہ نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے جس عقیدے پر اجماع امت تھا۔ مرزا صاحب بھی اسی عقیدے پر قائم تھے جس کی تصدیق ان کے مندرجہ ذیل بیان سے بھی پوری وضاحت کے ساتھ ہو جاتی ہے اور کسی شک و شبہ یا تاویل کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ کہتے ہیں:۔

"براہین احمدیہ میں مَیں نے یہ لکھا تھا کہ مسیح ابن مریم آسمان سے نازل ہو گا۔ مگر بعد میں یہ لکھا کہ آنے والا مسیح میں ہی ہوں۔ اس تناقض کا بھی یہی سبب تھا کہ اگرچہ خدا تعالیٰ نے میرا نام عیسیٰ رکھا اور یہ بھی فرمایا کہ تیرے آنے کی خبر خدا نے اور رسول نے دی تھی۔ مگر چونکہ ایک گروہ مسلمانوں کا اس عقیدہ پر جما ہوا تھا اور میرا بھی یہی اعتقاد تھا کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر سے نازل ہوں گے اس لئے میں نے خدا کی وحی کو ظاہر پر حمل کرنا نہ چاہا بلکہ اس وحی کی تاویل کی اور اپنا اعتقاد وہی رکھا جو عام مسلمانوں کا تھا اور اسی کو براہین احمدیہ میں شائع کیا۔ لیکن اس کے بعد اس کے بارے میں بارش کی طرح وحی نازل ہوئی۔ کہ وہ مسیح موعود جو آنے والا تھا تو ہی ہے۔ اور ساتھ

اس کے صدہا نشان ظہور میں آئے۔ اور زمین اور آسمان دونوں میری تصدیق کے لئے کھڑے ہوگئے اور خدا کے چمکتے ہوئے نشان میرے پر جبر کر کے مجھے اس طرف لے آئے کہ آخری زمانہ میں مسیح آنے والا میں ہی ہوں۔ ورنہ میرا اعتقاد تو وہی تھا جو براہین احمدیہ میں لکھ دیا تھا۔ اور میں نے اس پر کفایت نہ کر کے اس وحی کو قرآن شریف پر عرض کیا تو آیات قطعیۃ الدلالت سے ثابت ہوا کہ درحقیقت مسیح ابن مریم فوت ہوگیا ہے۔ اور آخری خلیفہ مسیح موعود کے نام پر اسی امت میں سے آئے گا۔ اور جیسا کہ جب دن چڑھ جاتا ہے تو کوئی تاریکی باقی نہیں رہتی۔ اسی طرح صدہا نشانوں اور آسمانی شہادتوں اور قرآن شریف کی قطعیۃ الدلالت آیات اور نصوص صریحہ حدیثیہ نے مجھے اس بات کے لئے مجبور کر دیا کہ میں اپنے تئیں مسیح موعود مان لوں" (حقیقۃ الوحی ص ۱۴۹۔ انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور ۱۹۵۲ء مطابق ۱۳۷۱ھ)

مندرجہ بالا بیان اس بات کی غمازی بھی کرتا ہے کہ مرزا صاحب کو اپنی مزعومہ وحی الٰہی کو یقینی ماننے میں بھی تردد ہوتا تھا۔ اور وہ اس کو حق الیقین کے درجے پر وصول نہیں کرتے تھے جو کہ ایک مامور من اللہ کی شان سے بعید ہے۔

مرزا صاحب اپنے اس بیان کی تصدیق میں کہ" خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں میرا نام عیسیٰ رکھا" مندرجہ ذیل مزعومہ الہام کو پیش کرتے ہیں:۔

یاعیسیٰ انّی متوفیك ورافعك الیّ وجاعل الذین اتبعوك فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ ثلّۃ من الاولین وثلّۃ من الاخرین۔

اے عیسیٰ میں تجھے کامل اجر بخشوں گا۔ یا وفات دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا یعنی رفع درجات کروں گا۔ یا دنیا سے اپنی طرف اٹھاؤں گا اور تیرے تابعین کو ان پر جو منکر ہیں قیامت تک غلبہ بخشوں گا۔ یعنی تیرے ہم عقیدہ اور ہم مشرب ہوں کو حجت اور برہان اور برکات کی رو سے دوسرے لوگوں پر قیامت تک فائق رکھوں گا۔ پہلوں میں سے بھی ایک گروہ ہے اور پچھلوں میں سے بھی ایک گروہ ہے۔ اس جگہ عیسیٰ کے نام سے بھی یہی عاجز مراد ہے" (براہین احمدیہ حصہ چہارم باب اول حاشیہ در حاشیہ ۴ ص ۳۶۹/۵۵۷/۳۵۳)

مرزا صاحب کا یہ مزعومہ الہام سورہ آل عمران کی آیت ۵۵ کی تحریف شدہ شکل ہے۔ جس کو مرزا صاحب نے بزعم خود اپنے اوپر چسپاں کر لیا ہے اور یوں مرزا صاحب تحریف منصبی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ آیت مبارکہ درج ذیل کی جاتی ہے:۔

اذ قال اللہ یعیسیٰ انّی متوفیك ورافعك الیّ ومطهّرك من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوك فوق الذین کفروآ الی یوم القیامۃ ثم الیّ

مرجعکم فاحکم بینکم فیما کنتم فیہ تختلفون ٥

جس وقت کہا اللہ نے اے عیسیٰ میں لوں گا تجھ کو اور اٹھالوں گا اپنی طرف اور پاک کردوں گا تجھ کو کافروں سے اور رکھوں گا ان کو جو تیرے تابع ہیں غالب ان لوگوں پر جو انکار کرتے ہیں قیامت کے دن تک پھر میری طرف ہے تم سب کو پھر آنا پھر فیصلہ کردوں گا تم میں جس بات میں تم جھگڑتے تھے۔

نہ معلوم مرزا صاحب نے لفظ مطہرک (تجھ کو پاک کردوں گا) کیوں حذف کردیا ہے اس کی وجہ تو وہ خود ہی جانتے ہوں گے۔

مزید یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ وفات عیسیٰ بن مریم کی خبر اللہ تعالیٰ نے مرزا صاحب کو نہیں بتائی بلکہ انہوں نے خود اپنے اجتہاد سے کام لے کر قرآنی آیات اور احادیث سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام فوت ہوچکے ہیں اور اجتہاد میں غلطی کا بھی امکان ہے۔

پھر مرزا صاحب خود مانتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے آسمان پر سے نازل ہونے کی خبر احادیث میں مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمائی ہوئی ہے لہذا اس خبر کے خلاف کسی اور خبر کی تبلیغ کرنا یقیناً آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو غلط ثابت کرنا ہے (نعوذ باللہ من ذالک) اور بفرمان حق تعالیٰ وما ینطق عن الھوٰی ان ھو الا وحی یوحیٰ. آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان خدا تعالیٰ ہی کا فرمان ہے۔ اور اس طرح حق تعالیٰ کے فرمان کو بھی غلط ثابت کرنا ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر بالفرض محال عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے آسمان پر سے نازل ہونے کی پیشگوئی کی صحت میں نعوذ باللہ کچھ احتمال تھا تو پھر اللہ عزوجل اس کی تصحیح اس وقت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ہی فرما دیتا۔ کیونکہ سنت الہیہ یہی جاری تھی۔ کہ اللہ عزوجل انبیاء علیہم السلام والتسلیم کی کسی بھی بات کو نظر انداز نہیں کرتا تھا۔ بلکہ اسی وقت اسی نبی کے ذریعہ سے اس کی تصحیح فرما دیتا تھا۔ اس وجہ سے کہ نبی کے فرمان پر اس کی امت کے عقیدہ کا دارومدار ہوتا ہے۔ لہذا اللہ عزوجل کسی نبی کو بھی کسی غلط عقیدے پر ثابت اور قائم نہیں رہنے دیتا تھا جیسا کہ نبی کا بھی فرض تھا کہ وہ اپنی امت کو کسی غلط عقیدے پر ثابت اور قائم نہیں رہنے دیتا تھا۔ چہ جائے کہ پوری امت محمدیہ کو تیرہ سو سال تک اس غلط عقیدے پر قائم رکھا گیا جو کہ اللہ عزوجل کی شان کریمی کے خلاف ہے۔ کیونکہ یہ واقعہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پانچ سو سال سے زیادہ قبل کا ہے اور جس کی اطلاع آپ کو بذریعہ وحی دی گئی تھی۔

مرزا صاحب کا گیارہ سال تک اس اجماعی عقیدے پر قائم رہنے کے بعد (جس کا اقرار انہوں نے خود بھی اپنے بیان مندرجہ بالا میں کیا ہے) محض بزعم اپنے اجتہاد کے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے وفات پا جانے

کا دعویٰ کرنا اور ان کی مزعومہ قبر سرینگر (کشمیر) میں ہونے کے انکشاف کا دعویٰ کرنا محض اس لحاظ سے باطل ہو جاتا ہے کہ وہ احادیث صحیحہ اور اجماع امت کے خلاف ہے۔ اگر اس عقیدے کی صحت میں کوئی کمی ہوتی تو اول تو قرون اولیٰ ہی میں اس کی تصحیح ہو جاتی۔ دوئم یہ کہ امت کا اجماع کبھی نہیں ہوتا۔

غور کرنے کا مقام ہے کہ اس دلیل کی رو سے مرزا صاحب۔ کا تیرہ سو سال کے بعد اپنے لئے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ جو ان کے اپنے مزعومہ الہام کا مرہون منت ہے اور جو کہ احادیث صحیحہ کے برخلاف اور اجماع امت کے عقیدے سے متصادم ہے قطعاً باطل اور بے بنیاد ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ امت محمدیہ کبھی بھی ایک غلط عقیدے پر اجماعی صورت میں قائم نہیں رہ سکتی تھی اور صلحائے امت اور مقتدر اولیائے عظام اس سلسلے میں کچھ نہ کچھ ارشاد فرماتے اور سب سے بڑھ کر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہمارے لئے مشعل راہ تھا۔

پس ثابت ہو گیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے مقام نبوت تک پہنچنے کے لئے تدریجی ارتقاء سے کام لیا ان کو بخوبی معلوم تھا کہ امت محمدیہ اول اول ان کی نبوت کو تسلیم نہیں کرے گی اور اسی لئے انہوں نے پہلے مجدد ہونے کا دعویٰ کیا اور جب کچھ لوگ اس کے عادی ہو گئے تو گیارہ سال کے بعد حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی وفات اور مدفن کا پروپیگنڈہ کر کے اس تدریجی عوامل کو مدنظر رکھ کر مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ کیونکہ جب تک وہ حضرت عیسیٰ بن مریم کے وفات پا جانے کا لوگوں کو یقین نہیں دلاتے ان کے لئے جگہ خالی نہیں ہو سکتی تھی اور جب انہوں نے دیکھا کہ کچھ لوگ مسیح موعود کے مرحلے پر ان کو ماننے لگے ہیں تو دس سال کے بعد یعنی ۱۹۰۱ء میں نبوت کے دعوے کا اعلان کر دیا اور یہ تمام مراحل ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت عمل میں لائے گئے۔

پھر ایک اور بات بھی قابل غور ہے کہ گذشتہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والتسلیم میں سے کسی نے بھی یہ تدریجی ارتقاء کے مراحل اختیار نہیں کئے۔ بلکہ یک دم اعلان نبوت ہی کیا اور دعوے کے بعد کبھی بھی منصب نبوت سے سر موہٹ کر کوئی دعوت دی بلکہ ہمیشہ اول اور آخر اور ہر حال میں نبی کے منصب پر فائز ہونے کا اعلان کرتے رہے خواہ ان کی کتنی ہی مخالفت کیوں نہ کی گئی ہو اور یہی بات ایک سچے مامور من اللہ کے شایان شان ہے نہ کہ مرزا صاحب کی طرح جیسے کہ انہوں نے کہا "بھلا مجھے اگر قبول نہیں کرتے تو یوں سمجھ لو کہ مہدی موعود خَلق اور خُلق میں ہمرنگ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا" مطلب یہ ہے کہ اگر مجھے نبی یا موعود ماننے سے تمہیں انکار ہے تو مہدی ہی مان لو۔ (ایک غلطی کا ازالہ صہ ۱۱) اس سے یہ بات واضح طور پر ثابت ہو جاتی ہے کہ مرزا صاحب درحقیقت مامور من اللہ نہیں تھے اور ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت اپنا مشن چلا رہے تھے اگر مامور من اللہ ہوتے تو شروع ہی سے نبوت کا دعوے کر دیتے اور آخر تک اسی ایک دعوے پر قائم رہتے ==